تعظیم القرآن بالالفاظ القرآن-ایک تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر غلام حسین بابر: اسسٹنٹ پروفیسر، بارانی زرعی یونیورسٹی، راولپنڈی
حافظ محمد فیصل: پی ایچ ڈی، بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی

Abstract:
Quran is the very words of Almighty that is revealed to the Prophet PBUH and transmitted to us through an authentic & continuous narration without any doubt. Quran is the last divine message to mankind that comprises all main injunctions regarding faith, worship, ethics, economics, politics and dealings. Quran has given different orders towards human reformation and human prosperity. The Holy Quran is an intellectual source to develop the any kind of legal pattern for the protection of human societies in Global scenario. The status of the Holy Quran remained unchallenged throughout the History. This article on the status and core injunctions of the Holy Quran, which help people to address the contemporary social challenges.

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور انسانیت کے لئے ابدی پیغام ہے، اس کتاب مقدس میں انسانی دستورِ حیات کا تعین کیا گیا ہے۔ یہ دستورِ حیات اپنی تمام نسبتوں اور پہلوؤں کے اعتبار سے جامع، ہمہ گیر اور عالمگیر ہے۔ ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، معاشیات، معاشرت، سیاسیات اور ہر شعبہ زندگی کے بارے میں قرآن مجید نے وہ فطری اصول و احکام بتائے ہیں جو کسی بھی دور کے لوگوں کی بنیادی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ انسانی تاریخ میں ان قرآنی اصول و ضوابط کو کئی بار تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں جانچا گیا ہے، حقیت یہ ہے کہ قرآن مجید پوری انسانیت کے لئے اللہ تعالی کا اتنا بڑا انعام ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اور کوئی بڑی سے بڑی دولت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی یہ وہ "حقیقت صادقہ" ہے کہ جس کے ساتھ کسی بھی نوعیت کا تعلق استوار کرنا دنیا اور آخرت دونوں میں حقیقی کامیابی اور نجات کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

قرآن مجید اپنی اصلیت کے اعتبار سے انسانیت کے لئے سراسر خیر اور اللہ کی رحمت ہے کیونکہ اس کتاب مقدس کے ذریعے انسانیت کو اعتدال اور توازن پر مبنی ایسا طرز زندگی ملتا ہے جس کے نتیجے میں انسانیت ظلمتوں سے نکل کر علم کے انوار سے منور ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ وہ نسخہ شفاء بھی ہے کہ جس کے ذریعے سے انسانی قلوب و اذہان میں پائی جانے والی مختلف بیماریاں جو تکبر و سرکشی، حسد، نفرت، حرص دنیا اور فکر آخرت سے غفلت کی صورت میں ہوتی ہیں سب کی سب ختم ہو جاتی ہیں، ان تمام حقائق کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے، ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ 1

"یقیناً یہ قرآن زندگی کا وہ طریقہ بتاتا ہے جو سب سے زیادہ صحیح اور متوازن ہے"

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ 2

"یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے تیرے پاس اتارہ ہے تاکہ تم لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آؤ یعنی غالب اور لائق حمد اللہ کے راستے کی جانب لے آؤ"

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ 3

"اے لوگو! یقیناً آ گئی ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے نصیحت اور علاج ان بیماریوں کا جو سینوں اور دلوں میں ہیں اور ہدایت و رحمت ایمان لانے والوں کے لئے ہے"

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ [4]

"کہو اللہ کے فضل اور رحمت پر خوش ہو جائیں بہتر ہیں دنیا کی ان چیزوں سے جن کو یہ لوگ جمع کرتے ہیں"

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ 5

"ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اس میں ہدایت کے واضح دلائل ہیں اور یہ حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے والی کتاب ہے"

قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ [6]

"یقیناً آ گئی ہے تمہارے پاس اللہ کی جانب سے روشنی اور واضح کتاب ہے جس کے ذریعے دکھاتا ہے اللہ امن و سلامتی کے راستے ان لوگوں کو جو اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور نکالتا ہے ان کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف اپنے حکم سے اور ان کو سیدھی راہ پر چلاتا ہے"

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا 7

"اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں وہ احکام جو شفا اور رحمت ہیں ایمان لانے والوں کے لئے اور اللہ نہیں بڑھاتا ظالموں کے لئے مگر نقصان"

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ 8

"کہہ دو کہ یہ قرآن ایمان لانے والوں کی پوری زندگی کے لئے ہدایت اور شفاء ہے"

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ 9

"بے شک بھیجے تھے ہم نے اپنے رسول کھلی دلیلوں کے ساتھ اور اتاری تھیں ہم نے ان کے ساتھ کتابیں اور ترازو، تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں"

ان تمام مذکورہ بالا آیات میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ :

۱۔ قرآن مجید میں انسانیت کے لئے ایک معتدل اور متوازن راستے کا تعین کیا گیا ہے۔
۲۔ قرآن ''نور''(روشنی)اور ''کتاب مبین''(واضح کتاب) ہے کہ جس کے ذریعے انسانیت کو امن اور سلامتی کا راستہ نصیب ہوتا ہے اور دنیا اور آخرت کی کامیابی اور نجات لازم ہو جاتی ہے۔
۳۔ قرآن مجید ایک ''موعظۃ''(نصیحت) ہے جس سے انسانی قلوب میں نرمی پیدا ہوتی ہے اور انسان اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے۔
۴۔ قرآن مجید ایک ''شفاء'' ہے کہ جس سے کفر و شرک کی وہ تمام بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں جن میں انسانی قلوب جکڑے ہوتے ہیں۔
۵۔ قرآن مجید ''میزان اور قسط'' ہے جس سے حقوق اللہ، اور حقوق العباد کی ادائیگی عدل کی بنیاد پر ہوتی ہے۔
۶۔ قرآن مجید ''فرقان'' ہے جو حق و باطل، معروف و منکر، حلال و حرام اور نفع و نقصان کے درمیان امتیاز کرنے والی ہے۔
۷۔ قرآن مجید ''تنزیل'' ہے یعنی منزل من اللہ ہے جو کسی انسان کی تصنیف یا کسی فلسفی یا شاعر کا کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے۔
۸۔ قرآن مجید ''ہمہ گیر ہدایت'' کا ذریعہ ہے جو زندگی کے ہر شعبے اور ہر معاملے میں راہنمائی دیتا ہے اور سارے جہان کے انسانوں کے لئے ایک رہنما کتاب ہے۔
۹۔ قرآن مجید کتب سابقہ، امم ماضیہ اور انبیا سابقین کے حالات وواقعات اور ان کے علوم کی یادداشت ہے اور ''مھیمن''(محافظ و نگران) ہے۔
۱۰۔ قرآن مجید ایک ''معجزہ'' ہے اور تمام انس و جن اس کے مقابل کلام پیش کرنے سے عاجز ہیں اس لئے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ ممکن ہی نہیں کہ کلام اللہ کی مثال کلام البشر میں ڈھونڈی جا سکے۔

ایک ایسی کتاب جو تمام انسانوں کے لئے دستورِ حیات کا درجہ رکھتی ہو، اس کی تعلیمات، ہدایات اور احکام و مضامین اس قدر ہمہ گیر اور عالم گیر ہوں کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کا احاطہ کیے ہوئے ہوں اور یہ احکام و مضامین اپنی تمام نسبتوں کے اعتبار سے مکمل ہوں اور ان کی جزئیات و تفصیلات نبی کریم ﷺ کی سنت مطہرہ میں بیان کی گئی ہوں تو یقیناً وہ کتاب اس لائق ہے کہ اس کا ادب واحترام سب سے بڑھ کر کیا جائے، ایسی کتاب اور اس کے احکام و مضامین کے ساتھ خصوصی تعلق استوار کیا جائے، اور انہی احکام کی روشنی میں زندگی کے تمام امور سرانجام دیے جائیں اور وہ تمام حقوق جو کتاب کی نسبت سے اہل ایمان پر لازم آتے ہیں ان کو صدقِ دل کے ساتھ پورا کیا جائے اور اس کتاب سے متعلق کسی بھی نوعیت کے استہزاء کو قبول نہ کیا جائے۔ اس کتاب مقدس سے متعلق اٹھائے جانے والے مغربی مفکرین (مستشرقین) کے اعتراضات اور سوالات کا جواب دیا جائے۔

قرآن مجید کی کئی آیات میں ''قرآن مجید کی تکریم و تعظیم'' کا تذکرہ کیا گیا ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ فَلَنُذِيْقَنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا عَذَاباً شَدِيداً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُون 10

''یہ منکرین حق کہتے ہیں---اس کتاب کو ہر گز نہ سنو اور جب یہ سنا جائے تو اس میں خلل ڈالو، شاید اس طرح تم غالب آ جاؤ ان کافروں کو ہم سخت عذاب کا مزہ چکھا کر رہیں گے اور جو بد ترین حرکات یہ کرتے رہے ہیں ان کا پورا پورا بدلہ انہیں دیں گے''۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيد 11

''اے نبی۔ ان سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر قرآن خدا ہی کر طرف سے ہوا اور تم اس کا انکار کرتے رہے تو اس شخص سے بھٹکا ہوا اور کون ہو گا۔ جو اس کی مخالفت میں دور تک نکل گیا ہو''۔

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئاً اتَّخَذَهَا هُزُواً أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ 12

''ہماری آیات میں سے کوئی بات جب اس کے علم میں آتی ہے تو وہ ان کا مذاق بنالیتا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے''۔

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُون 13

''پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے''۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرّاً وَعَلَانِيَة
يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيْدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ 14

''جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے متمنی ہیں جس میں ہر گز خسارہ نہ ہو گا تا کہ اللہ ان کے اجر پورے کے پورے ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے ان کو عطا کرے، بیشک اللہ بخشنے والا اور قدر دان ہے''۔

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيْمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ تَنزِيْلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ
أَفَبِهَذَا الْحَدِيْثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُون 15

''یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے، ایک محفوظ کتاب میں ثبت، جسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے پھر کیا تم اس کلام کے ساتھ بے اعتنائی برتتے ہو اور اس نعمت میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے ہو''۔

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ
وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُون 16

''اے نبی، تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو''۔

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوضُونَ فِيْ آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُواْ فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْن 17

''اے محمدؐ! جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ، یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں۔اور کبھی شیطان تمہیں بھلاوے میں ڈال دے تو جس وقت تمہیں اس غلطی کا احساس ہو جائے اس کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو''۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُواْ لَهُ وَأَنصِتُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُون 18

''جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو شاید کہ تم پر بھی رحمت کی جائے''۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِيْنَ هم بِهِ مُشْرِكُونَ 19

''پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں، اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں''۔

أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودا 20

''نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے وقت پھر قرآن کا بھی التزام کرو کیونکہ فجر کی قراءت میں فرشتے حاضر کئے جاتے ہیں''۔

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً 21

''اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو''

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيْلاً إِنَّ لَكَ فِيْ اَلنَّهَارِ سَبْحاً طَوِيْلاً 22

''درحقیقت رات کا اٹھنا نفس پر قابو پانے کے لئے بہت کارگر ہے اور قرآن ٹھیک پڑھنے کے لئے زیادہ موزوں ہے، دن کے اوقات میں تو تمہارے لئے بہت مصروفیات ہیں''۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَاناً وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ 23

"سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں"۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّهِ يُكَفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلاَ تَقْعُدُواْ مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُواْ فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعاً 24

"اللہ اس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اب اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انہی کی طرح ہو"۔

ان تمام مذکورہ بالا آیات میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ:

۱۔ قرآن مجید کی تلاوت توجہ، انہماک، اور دل کی سچائی کے ساتھ کی جائے۔

۲۔ قرآن مجید کو توجہ سے نہ سننا، اور تلاوتِ قرآن کے وقت غیر ضروری طرز عمل کا مظاہرہ کرنا کسی صورت درست نہیں، ایسا غیر ضروری طرز عمل عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

۳۔ قرآنی احکام سے متعلق مکمل آگاہی اور ادراک کے باوجود "مذاق" پر مبنی رویے کا اظہار کسی طور پر درست نہیں ہے، ایسے رویوں کا اظہار کرنے والے ذلت کے عذاب کے مستحق ہیں۔

۴۔ اس کتاب کی تلاوت کرنے سے قبل پاکیزگی کا عمل سرانجام دینا چاہیے کیونکہ قرآن مجید کو صرف مطہرین ہی چھو سکتے ہیں۔

۵۔ قرآن مجید کے احکام سے بے اعتنائی برتنا کسی طور پر جائز نہیں ہے اور اس کے ساتھ قرآنی آیات پر کسی بھی نوعیت کی نکتہ چینی کرنا "ظلم" کے مترادف ہے جس کو اللہ تعالیٰ کبھی برداشت نہیں کرے گا۔

۶۔ قرآن مجید پڑھنے سے قبل شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے، اللہ پر ایمان لانے والے اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والوں پر شیطان تسلط نہیں جما سکتا۔

۷۔ تلاوت قرآن مجید کا خصوصی التزام کرنا چاہیے۔

۸۔ تلاوت قرآن مجید آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر ہونی چاہیے۔

۹۔ رات کی تاریکی میں تلاوت قرآن کا عمل سرانجام دینا قرب خداوندی کا اور نفس پر قابو پانے کے لئے بہت کارگر ہے۔

۱۰۔ اہل ایمان کی نشانی یہ ہے کہ جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور ان کا ایمان مضبوط ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ اعمال صالحہ سرانجام دیتے ہیں۔

۱۱۔ قرآن مجید کو سیکھنا، اور دوسروں کو سیکھانا افضل عمل ہے۔

۱۲۔ قرآن مجید کے فہم کو عام کرنے کے لئے کسی بھی نوعیت کی ''سر گرمی'' سر انجام دینا اللہ کی رحمت کا ذریعہ ہے۔

۱۳۔ قرآن مجید میں ادراک کرنا اور قرآنی وجوہ و نظائر میں غور و فکر کرنے سے حکمت اور دانشمندی نصیب ہوتی ہے۔

۱۴۔ قرآن مجید کے احکام کی عملی کارفرمائی کے لئے جدوجہد کرنا اور اس سلسلے میں مختلف قسم کے امور سر انجام دینا اہل ایمان پر لازم اور ضروری ہے۔

۱۵۔ قرآن مجید سے متعلق کسی بھی نوعیت کے استہزاء کو برداشت کرنا ایمان کی کمزوری کی علامت ہے اور استہزاء کے عمل میں شریک ہونے کے مترادف ہے۔

یہ وہ تمام حقائق ہیں جو قرآن مجید سے متعلق ہیں کہ :

''قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات محکم ہیں اور جنہیں خدائے حکیم و خبیر نے مفصل بیان کیا ہے، یہ انوکھی کتاب ہے جس کے الفاظ تبدیل و تحریف سے محفوظ ہیں اور جس کے احکام کو منسوخ کرنے والی کوئی کتاب نہیں آئے گی یہ وہ کتاب ہے جس کے اخبار و قصص ٹھیک ٹھیک واقعہ کے مطابق ہیں اور جس کا کوئی بیان عقل و حکمت کے خلاف نہیں بلکہ یہ ایسی کتاب ہے جو علوم کا سرچشمہ ہے''۔ [25]

قرآن مجید کی آیات محکم ہیں اور قرآن مجید میں بیان کردہ قانون الٰہی بھی محکم ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ 26

ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیات محکم کی گئی ہیں پھر ایک حکیم و خبیر کی طرف سے صاف صاف بیان کی گئی ہیں۔

الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ 27

الر یہ بڑی دانائی کی کتاب کی آیتیں ہیں۔

الم ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ 28

الم یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام خدا ہے۔ خدا سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے۔

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ 29

اور ہم نے ان (پیغمبر) کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور وہ آپ کے لئے شایان بھی نہیں یہ تو محض نصیحت اور صاف صاف قرآن (پراز حکمت) ہے۔

قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے جو اس قدر پر ہے کہ انسانی قلوب متاثر ہو جاتے ہیں اور انسان بھلائی کی جانب مائل ہو جاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباً يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَداً 30

اے پیغمبر! آپ فرمادیں کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے اس کتاب کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو بھلائی کا راستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعاً مُّتَصَدِّعاً مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ 31

"اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا، اور یہ باتیں ہم ان لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَاباً مُّتَشَابِهاً مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَن يُضْلِلْ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ 32

"خدا نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں باہم) ملتی جلتی ہیں اور دہرائی جاتی ہیں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے (اس سے) رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر خدا کی یاد کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں، یہی خدا کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

قرآن مجید احکام و مضامین کے اعتبار سے ایک جامع کتاب ہے اور اس جامعیت کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا گیا ہے:

وَلَقَدْ جِاءهم بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَى عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ 33

اور ہم نے ان کے پاس کتاب پہنچا دی ہے جس کو علم و دانش کے ساتھ کھول کھول کر بیان کر دیا ہے (اور) وہ مومن لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلاَّ كُفُوراً 34

اور ہم نے قرآن میں سب باتیں طرح طرح سے بیان کر دی ہیں مگر اکثر لوگوں نے انکار کرنے کے سوا قبول نہ کیا۔

كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ 35

دیکھو یہ قرآن نصیحت ہے پس جو چاہے اسے یاد رکھے قابل ادب ورقوں میں لکھا ہوا جو بلند مقام پر رکھے ہوئے اور پاک ہیں ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو بزرگ اور نیکوکار ہیں۔

قرآن مجید ایک محفوظ، تمام عیوب سے مبرا اور تضاد واختلاف سے پاک ہے۔ صدیاں بیت جانے کے باوجود قرآن مجید اپنی اصل صورت میں موجود ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ چونکہ قرآن مجید نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے رہنمائی کا سرچشمہ رہنا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ بھی خود لیا ہے اور اس کے ساتھ جمع و قراءت کی ذمہ داری بھی خود اٹھائی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ 36

ہم نے اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ 37

اور (اے محمدؐ) وحی کے پڑھنے کے لئے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کرلو اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم (اس کو سنا کرو اور) پھر اسی طرح پڑھا کرو پھر اس (کے معانی) کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔

وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلاَّ مُبَشِّراً وَنَذِيراً [38]

اور ہم نے اس قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ سچائی کے ساتھ نازل ہوا اور اے پیغمبر ہم نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ 39

اور یہ تو ایک عالی مرتبہ کتاب ہے اس پر جھوٹ نہ آگے سے ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے سے، دانا اور خوبیوں والے (رب) کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔

أَفَلاَ يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللّهِ لَوَجَدُواْ فِيهِ اخْتِلاَفاً كَثِيراً 40

بھلا یہ قرآن میں غور کیوں کرتے، اگر یہ خدا کے سوا کسی اور کا (کلام) ہوتا تو اس میں (بہت سا) اختلاف پاتے۔

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور یہ منزل من اللہ ہے ارشاد خداوندی ہے:

فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلاً مَا تُؤْمِنُونَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلاً مَا تَذَكَّرُونَ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ وَلَوْ تَقَوَّلَ

عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ 41

تم کو ان چیزوں کی قسم جو تم کو نظر آتی ہیں اور ان کی جو نظر نہیں آتیں کہ یہ قرآن فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں مگر تم لوگ بہت ہی تم ایمان لاتے ہو اور نہ کسی کاہن کے مزخرفات ہیں لیکن تم لوگ بہت ہی کم فکر کرتے ہو یہ تو پروردگار عالم کا اتارہ (ہوا) ہے اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنالاتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر ان کی رگِ گردن کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا اور یہ کتاب تو پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔

تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 42

یہ کتاب یقیناً خدائے رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ 43

یہ کتاب ہے جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے، تاکہ لوگ اس کی آیات میں تدبر کریں۔

تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى 44

یہ کتاب زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی نازل کردہ ہے۔

قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَى إِلَيَّ مِن رَّبِّي هَذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُون 45

(اے نبی) آپ کہدیں کہ میں تو بس اسی پر چلتا ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کیا گیا ہے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے سمجھ بوجھ کی باتیں ہیں، اور (یہ) ایمان دار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّهُ 46

بیشک ہم نے آپ پر یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے تاکہ لوگوں کے درمیان آپ اس طرح فیصلہ کریں جس طرح اللہ آپ کو دکھائے۔

وَلَقَدْ جاءهم بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَى عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُون 47

اور بیشک ہم ان کے پاس (ایک) ایسی کتاب لائے ہیں جس کو ہم نے علم کے ساتھ ایمان دار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مفصل بیان کیا ہے۔

یہ وہ حقائق ہیں جو قرآن عظیم الشان سے متعلق ہیں کہ یہ اسلامی شریعت اور قانون کا اصل اصول ہے۔ اس میں ان بنیادی عوامل کا تذکرہ ہے جس پر شریعت اسلامی کی عمارت قائم کی گئی ہے اور اس کے ساتھ تمام انسانی معاملات میں اس قرآن مجید کا مقام و مرتبہ ایک "معیار" کا ہے جس سے حق و باطل میں تمیز واضح ہوتی ہے اور تمام شعبہ ہائے زندگی کی حدود و قیود کا تعین ہوتا ہے۔ اور پھر یہی حدود و قیود اسلامی نظام زندگی کے قیام میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اسلام میں اہل ایمان کو اس بات کا پابند بنایا گیا ہے کہ وہ تمام انفرادی اور اجتماعی معاملات میں ان احکام کے مطابق فیصلہ کریں جن کا تذکرہ اس کتاب میں کیا گیا

ہے۔ان احکامات سے انکار کرنااور ان احکامات کے مقابل کسی اور نظام کا انتخاب کرناایک ایسا طرز عمل ہے جسے کفر سے تعبیر کیا گیاہے۔ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ 48

اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو ہم نے نازل کیا ہے تو ایسے ہی لوگ دراصل کافر ہیں۔ قرآن مجید کی سب سے بڑی تعظیم یہ ہے کہ اس کتاب میں بیان کردہ احکام و تعلیمات کی روشنی میں اقامت دین کے فریضہ کو سرانجام دیا جائے اور اس سلسلے میں ہر اس شخص پر لازم آتا ہے جو اللہ کی وحدانیت اور نبی کریم ﷺ کر رسالت کا قائل ہے کہ وہ سب سے پہلے تعلق باللہ پیدا کرے۔ تعلق باللہ پیدا کرنے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ وابستگی پیدا کی جائے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں میں غور وفکر کیا جائے۔اس حقیقت کو حاصل کرنے کی سعی کی جائے کہ ہمارا مقصد زندگی کیا ہے۔بحثیت مسلمان ہماری انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریاں کیا ہیں۔قرآن مجید کی تعظیم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ تدریس قران مجید کی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ڈاکٹر محمود غازی اس سلسلے میں رقمطراز ہیں کہ ''ایک اعتبار سے تدریس قرآن مجید کی ضروریات اور تقاضے ہر دور میں یکساں رہے ہیں، مسلمانوں کی تاریخ کا کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں انہیں درس قرآن کی ضرورت نہ رہی ہو،اور اس کے تقاضوں اور ضرورت پر گفتگو نہ ہوئی ہو،اسلام کی ابتدائی بارہ تیرہ صدیوں میں کوئی صدی ایسی نہیں گزری جب مسلمانوں کے نظام تعلیم اور اور ان کے نظام تربیت میں قرآن مجید کو بنیادی اور ساسی اہمیت حاصل نہ رہی ہو''۔ 49

قرآن مجید کی تدریس کے ساتھ ''حفظ و فہم''کا سلسلہ بھی مستقل نوعیت کا ہونا چاہیے آج کے دور میں چونکہ جدید وسائل کی فراوانی ہے تو ایسے میں قرآن مجید کو سیکھنااور حفظ کرنا بہت آسان بات ہے۔قرآن مجید کے ''حفظ و فہم'' کے ساتھ ''تحقیق''کا عمل بھی سرانجام دینا چاہیے۔قرآنی علوم و معارف میں غور وفکر اور تحقیق کا فریضہ سرانجام دینا محققین اور طالبان علوم اسلامیہ پر لازم ہے،وقت کی مناسبت سے پیدا ہونے والے مختلف قسم کے اشکالات کو دور کرنا اور اس کے ساتھ قرآنی احکام و قوانین کا حالاتِ حاضرہ اور مسائل جدیدہ پر انطباق کرنا بھی لازم اور ضروری ہے۔قرآن مجید کی تعظیم کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ قرآنی احکام و تعلیمات کی روشنی میں ایک ''نظام'' تشکیل دیا جائے جو زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیے ہوئے ہو تاکہ مسلمان اسی نظام کے تحت پنی انفرادی اور اجتماعی معاملات کو سرانجام دیں۔قرآنی احکام کی روشنی میں مسلمانوں پر یہ لازم ٹھہرایا گیا ہے کہ وہ فریضہ اقامت دین کو سرانجام دینے کے لئے کوشش کریں تاکہ خدا کی سرزمین پر قانون الٰہی عملاً رائج ہو۔قرآن مجید کی تعظیم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ قرآن مجید سے متعلق غیر مسلموں بالخصوص مغربی مفکرین(مستشرقین) کے لئے بے بنیاد اعتراضات کا جواب محققانہ انداز میں دیا جائے کے اس لئے کہ ہر دور میں مستشرقین نے کوشش کی ہے کہ قرآن مجید کی حیثیت اور مقام کو مشکوک بنایا جائے اگرچہ قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اپنے

ذمہ لی ہے مگر اہل ایمان پر یہ لازم ہے کہ قرآن مجید سے متعلق مستشرقین کے منفی رویوں اور طرز عمل پر خاموشی اختیار نہ کی جائے بلکہ انتہائی سنجیدگی، وقار اور ٹھوس دلائل کے ساتھ ان منفی رویوں کا جواب دیا جائے عصر حاضر میں اس منفی رویے کی سب سے بڑی مثال

ڈاکٹر ''انیس شورش'' کی ہے جس نے ''الفرقان الحق''(Al Furqanul Haq)[50] کے نام سے براہ راست قرآن مجید کے مدمقابل عربی اور انگریزی لغات میں ایک کتاب شائع کی ہے اور قرآن مجید کو نشانہ تضحیک بنانے کی کوشش کی ہے، مسلمان محققین اور طالبانِ علوم اسلامیہ پر لازم آتا ہے کہ اس طرح کے منفی رویوں کو اپنے تحقیقی دائروں میں لائیں۔

تعظیم قرآن کریم اور حقیقی کامیابی:

انسانی کامیابی کا راز تعظیم قرآن مجید میں مضمر ہے اس لئے کہ قرآنی احکام وتعلیمات کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ہی دراصل رضا خداوندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید ایک نسخہ کیمیاء ہونے کے ساتھ انسانیت کے لئے ایک ایسے راستے کا تعین بھی کرتی ہے جو متوازن اور کامیابی کا حقیقی راستہ ہے۔ اس راستے کو اختیار کرنے والے ہمیشہ اللہ کی مدد اور نصرت کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اس حقیقت کا اظہار قرآن مجید میں کچھ اس طرح سے کیا گیا ہے:

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ 51

''اور علم سے بہرہ مند لوگ جان لیں کی یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے اور وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں یقیناً اللہ ایمان لانے والوں کو ہمیشہ سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے''۔

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّداً وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ [52]

''ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنھیں یہ آیات سنا کر جب نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں''۔

وَهٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ 53

''اور یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے ایک برکت والی کتاب۔ پس تم اس کی پیروی کرو اور تقوی کی روش اختیار کرو بعید نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

وَلَقَدْ جِئْنَاهُم بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ 54

''ہم ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب لے آئے ہیں جس کو ہم نے علم کی بناء پر مفصل بنایا ہے اور جو ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے''۔

وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ 55

''حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب (قرآن مجید) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے ایک بہت بڑا شرف ہے اور عنقریب تم لوگوں کو اس کی جواب دہی کرنی ہوگی''۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إَلاَّ خَسَارًا 56

''اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ دفع ہوں اور رحمت ایمان والوں کے واسطے اور گنہگاروں کو تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے''۔

ان مندرجہ بالا قرآنی آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انسانیت کی حقیقی کامیابی کا معیار دراصل وہ ہے جس کا تعین اس کتاب مقدس میں کیا گیا ہے۔تاریخ انسانی میں وہ لوگ اور قومیں ہمیشہ کامیاب وکامران ہوئی ہیں جو خدائی احکام کی روشنی میں اپنے انفرادی اور اجتماعی معاملات سرانجام دیتے ہیں عصر حاضر میں مسلمانوں کی کسمپرسی کا واحد علاج یہ ہے کہ مسلمان صدقِ دل کے ساتھ قرآن مجید کے ساتھ اپنا تعلق استوار کریں اور ان احکام و تعلیمات کی روشنی میں اپنے فرائض سرانجام دیں جن کا تذکرہ اس کتاب میں کیا گیا ہے۔

عدم تعظیم قرآن اور وعید خداوندی:

احکاماتِ خداوندی میں اس حقیقت کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ قرآنی تعلیمات سے منہ موڑنے والے،اللہ کی آیات (نشانیوں) میں جھگڑنے والے اور الٹے معنی پہنانے والے،اللہ کے ذکر (یعنی قرآن) سے تغافل برتنے والے، حق کا انکار کرنے والے، شیطان اور نفس کی پیروی کرنے والے اور قرآن مجید کو کچھ مان کر اور کچھ نہ مان کر ٹکڑے ٹکڑے کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی۔ایسے طرز عمل کے حامل لوگ اللہ کی لعنت اور غضب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاء بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلاً الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ وَكَانَ يَوْماً عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيراً وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَاناً خَلِيلاً لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولاً وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوراً 57

''اس دن سچی بادشاہی خدا ہی کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر مشکل ہوگا اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا ہائے شامت کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھ کو (کتاب) نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے اور پیغمبر کہیں گے کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا''۔

وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى المُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ 58

''اور کہہ دو کہ میں تو علانیہ ڈر سنانے والا ہوں (اور ہم ان کفار پر اس طرح عذاب نازل کریں گے) جس طرح ان لوگوں پر نازل کیا جنھوں نے تقسیم کیا یعنی قرآن کو (کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے سے) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے''۔

هلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِيْ تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِيْنَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاء تْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَاء فَيَشْفَعُواْ لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُواْ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُون 59

''کیا یہ لوگ اس کے وقوع کے منتظر ہیں جس دن وہ واقع ہو جائے گا تو جو لوگ اس (قرآن) کو پہلے سے بھولے ہوئے ہوں گے وہ بول اٹھیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے رسول حق لے کر آئے تھے (بھلا) آج ہمارے کوئی سفارشی ہیں کہ ہماری سفارش کریں یا ہم (دنیا میں) پھر لوٹا دیئے جائیں کہ جو عمل (بد) ہم (پہلے) کرتے تھے (وہ نہ کریں بلکہ) ان کے سوا اور (نیک) عمل کریں بیشک ان لوگوں نے اپنا نقصان کیا اور جو کچھ یہ افتراء کیا کرتے تھے ان سے سب جاتا رہا''۔

وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلاَّ الْفَاسِقُون 60

''اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال فرمائی ہیں اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو بدکردار ہیں''۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِيْ الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلعَنُهُمُ اللّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُون 61

''جو لوگ ہمارے حکموں اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں (کسی غرض فاسد سے) چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم نے ان لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے ایسوں پر خدا اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں''۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِيْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ أَعْمَى وَقَدْ كُنتُ بَصِيْراً قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنسَى 62

''اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے اور وہ کہے گا کہ میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ خدا فرمائے گا کہ ایسا ہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے ان کو بھلا دیا اسی طرح آج ہم تجھے بھلا دیں گے''۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِيْ الَّذِيْنَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُواْ يَصْدِفُون 63

''تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا کی آیتوں کی تکذیب کرے اور ان سے (لوگوں) کو پھیرے

جو لوگ ہماری آیتوں سے پھیرتے ہیں اس پھرنے کے سبب ہم ان کو برے عذاب کی سزادیں گے"۔

الغرض قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جو اپنی تمام تر نسبتوں کے اعتبار سے محفوظ، کامل اور جامع ہے، اس کے احکام انسانیت کے لئے نور، نصیحت، شفاء اور سلامتی کا راستہ ہیں۔ قرآن مجید کی تعظیم اور احکام قرآنی کے مطابق زندگی کے امور سرانجام دینے ہی سے اصل اور حقیقی کامیابی ملتی ہے اور قرآن مجید اور اس کے احکام سے متعلق کسی بھی نوعیت کا غیر ضروری طرز عمل ناقابل قبول اور موجب عذاب ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1 الاسراء۱۷ : ۹
2 ابراہیم۱۴ : ۱
3 یونس۱۰ : ۵۷
4 یونس۱۰ : ۵۸
5 البقرۃ۲ : ۱۸۵
6 المائدہ۵ : ۱۵،۱۶
7 الاسراء۱۷ : ۸۲
8 حم السجدہ۴۱ : ۴۴
9 الحدید۵۷ : ۲۵
10 حم السجدہ۴۱ : ۲۶،۲۷
11 حم السجدہ۴۱ : ۵۲
12 الجاثیہ۴۵ : ۹
13 الانشقاق۸۴ : ۲۰،۲۱
14 فاطر۳۵ : ۲۹،۳۰
15 الواقعہ۵۶ : ۷۷،۸۲
16 العنکبوت۲۹ : ۴۵
17 الانعام۶ : ۶۸
18 الاعراف۷ : ۲۰۴
19 النحل۱۶ : ۹۸،۹۹،۱۰۰
20 الاسراء۱۷ : ۷۸
21 المزمل۷۳ : ۴
22 المزمل۷۳ : ۶،۷

23 الانفال۸ : ۲،۳
24 النساء۴ : ۱۴
25 اعجاز قرآن، ص،۶۔ دعوۃ اکیڈیمی اسلام آباد ۲۰۰۴ء
26 ھود۱۱ : ۱
27 یونس۱۰ :
28 البقرۃ۲ : ۱
29 یس۳۶ : ۶۹
30 الجن۷۲ : ۱،۲
31 الحشر۵۹ : ۲۱
32 الزمر۳۹ : ۲۳
33 الاعراف۷ : ۵۲
34 الاسراء۱۷ : ۸۹
35 عبس۸۰ : ۱۱۔۱۶
36 الحجر۱۵ : ۹
37 القیامہ۷۵ : ۱۶۔۱۹
38 الاسراء۱۷ : ۱۰۵
39 حم السجدہ۴۱ : ۴۱،۴۲
40 النساء۴ : ۸۲
41 الحاقہ۶۹ : ۳۸۔۴۸
42 حم السجدہ۴۱ : ۲
43 ص۳۸ : ۲۹
44 طٰہٰ۲۰ : ۱۴
45 الاعراف۷ : ۲۰۳
46 النساء۴ : ۱۰۵
47 الاعراف۷ : ۵۲
48 المائدہ۵ : ۴۴
49 ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ محاضرات قرآنی۔ ص 377۔ الفیصل ناشران اردو بازار لاہور، 2005ء
50 exposed.org-www.islam-
51 الحج۲۲ : ۵۴
52 السجدہ۳۲ : ۱۵،۱۶
53 الانعام۶ : ۱۵۵

54 الاعراف۷

55 الزخرف۴۳: ۴۴

56 بنی اسرائیل۱۷ : ۸۲

57 الفرقان۲۵ : ۲۵۔۳۰

58 الحجر۱۵ : ۸۹۔۹۳

59 الاعراف۷ : ۵۳

60 البقرۃ ۲ : ۹۹

61 البقرۃ۲ : ۱۵۹

62 طہٰ۲۰ : ۱۲۴۔۱۲۶

63 الانعام۶ : ۱۵۷